شہر وشارم سے نکلنے والا دینی، اصلاحی وادبی ماہنامہ

Vol : 1
Issue :2

جلد:۱
شمارہ:۲

بیادگار حضرت اقدس عارف باللہ قاری امیر حسن صاحبؒ
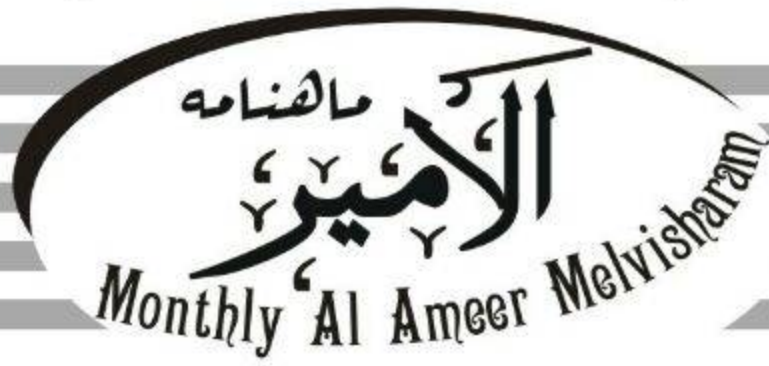
فروری
FEBRUARY 2016

ربیع الثانی، جمادی الاولیٰ
۱۴۳۷ھ

الحمدللہ 01.01.2016 بروزِ جمعہ بعدِ نمازِ عصر
امیر شریعت حضرت اقدس **مولانا محمد یعقوب** صاحب قاسمی دامت برکاتہم میل وشارم
صدر مدرس مدرسۂ کاشف الہدیٰ، مدراس وخلیفہ عارف باللہ حضرت اقدس قاری امیر حسن صاحبؒ
کے ہاتھوں اس ماہنامہ کا اجراءِ عمل میں آیا۔

سرپرست
حضرت اقدس مولانا مفتی **ابو الحسن محمد یعقوب** صاحب قاسمی دامت برکاتہم
صدر مفتی مدرسۂ کاشف الہدیٰ، مدراس وصدر جمعیۃ علماء وشارم

مدیر
مولانا مفتی عبدالحمید صاحب قاسمی استاذ مدرسۂ مفتاح العلوم، میل وشارم

MONTHLY AL AMEER

Mohammed Shameel
#25,Maniyakkara Street
Melvisharam - 632 509 Vellore Dist
Cell : 099525 8334
E-Mail : monthlalameer@gmail.com
Web : www.alhasan.in

Contact :

Maulana Md Naveed Sb
+91 7418338663

Prof Md Hashim Sb
+91 8124154663

پہلے زمانہ میں ہر گھر ذاکر ہوتا تھا۔

عارف باللہ حضرت اقدس قاری امیر حسن صاحبؒ فرمایا: سلف صالحین کے حالات میں ملتا ہے۔ پہلے زمانہ میں جب آدمی کسی گھر سے صبح کے وقت گذرتا تو شہد کی مکھی کی طرح بھنبھناہٹ کی آواز آتی تھی۔ درود شریف، کلمۂ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر کی آوازیں اور تلاوت کی آوازیں گونجتی تھیں۔ مرد بھی ذاکر، عورتیں بھی ذاکر، بھی افراد گھر کے ذاکر شاغل ہوا کرتے تھے۔ لیکن آج کل گھروں میں تلاوت بالکل نہیں ہوتی۔ ہمارا گھر قبرستان بنا ہوا ہے۔ گھر میں خیر و برکت کیسے ہو۔ پہلے زمانہ میں ہر گھر جنت کا نمونہ ہوتا تھا۔ اب ہر گھر جہنم کا نمونہ بنا ہوا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جس کا جو حق ہے وہ ادا نہیں کرتے۔ (کلمات صدق وعدل:۹۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

از سرپرست دامت برکاتہم

اللہ تبارک وتعالیٰ کا بے انتہاء شکر ہے کہ اس نے اس قحط الرجال میں بھی ہمارے علاقے میں علم دین کے بہت سے قدردان پیدا کئے بعض کی کاوش سے یہ ماہنامہ الامیر ہمارے احباب کے ہاتھ پہنچا تو انہوں نے اسکا بہت استقبال کیا ہماری توقع سے زیادہ عوام وخواص نے اسکی پذیرائی کی جس سے ہماری ڈھارس بندھی ہوئی اس میدان میں قدم بڑھانے کا حوصلہ پیدا ہوا فللہ الحمد

اس کے ساتھ ساتھ اس بات سے بھی قطع نظر نہیں کیا جاسکتا کہ ہمارے درمیان ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں کہ جنہیں علم دین حاصل کرنے کے لئے علماء سے رجوع کرنا عار محسوس ہوتا ہے اور دشمنان اسلام کے ایجاد کردہ آلاتِ لہو ولعب TV، انٹرنیٹ وغیرہ سے اپنے علمی پیاس بجھانے کو فخر سمجھتے ہیں۔ جبکہ ان کے اندر حق و باطل، سچائی اور جھوٹ ملی جلی رہتی ہے جس کی وجہ سے امتیاز کرنا مشکل ہے کہ کونسی بات صحیح اور کونسی بات غلط ہے، نیز اس کے اندر علم دین کی خبر دینے والوں کا کوئی معیار نہیں ہوتا کہ انہوں نے علم دین کو کن اساتذہ سے حاصل کیا ہے؟ آیا وہ متقی و پرہیزگار ہیں کہ نہیں؟ حالانکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے علم دین حاصل کرنے کے سلسلہ میں یہ حکم دیا: فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (النمل:۴۳) ترجمہ: تم نہ جانتے ہو تو ذکر والوں (علماء) سے پوچھ کر معلوم کرلو۔ یہ علم چونکہ دین ہے اسکو ہر کس و ناکس سے حاصل نہیں کیا جاسکتا، چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَهٗ (سنن دارمی: ج:ا رص:۷۶) یعنی یہ علم تو دین ہے لہذا تم یہ دیکھ لو کہ کس سے یہ دین حاصل کررہے ہو مسلم شریف کے مقدمہ میں حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا یہ قول منقول ہے **الاسناد من الدین ولو لا الا سناد لقال من شاء ماشاء** (صحیح مسلم: ج:ا رص:۱۲) یعنی سند دین میں سے ہے اگر سند کا سلسلہ نہ ہوتا تو ہر کوئی دین میں جو چاہے کہہ دیتا۔

لہذا ہمیں علم دین حاصل کرنے سے پہلے اسکی تحقیق ضرور کرلینی چاہئے کہ جس سے ہم علم دین حاصل کر رہے ہیں یہ خود متقی، پرہیزگار ہے کہ نہیں؟ آیا اس نے دین کا علم ایسے اساتذہ واسلاف سے حاصل کیا ہے کہ جن کا سلسلہ سند حضور پاک سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچتا ہے یا نہیں؟ ورنہ یہ علم نہیں بلکہ ضلالت گمراہی اور کفر کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ TV اور انٹرنیٹ میں اسلامی نشریات کے نام سے جو چینل ہے وہ اکثر وبیشتر قادیانیوں کی ہے جن کے بارے میں عالم اسلام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ یہ کافر ہیں۔ کتنے ہی مسلمان ایسے ہیں جو TV اور انٹرنیٹ میں آنے والے مضامین کو دین سمجھ کر اسکا اتباع کئے۔ جسکی وجہ سے وہ ضلالت وگمراہی اور کفر کے عمیق غار میں گر پڑے۔ **اللھم احفظنا**

درسِ قرآن

سورۃ الضحیٰ کی تفسیر کی جھلکیاں

از مولانا عبدالرزاق صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والضحیٰO واللیل اذا سجیٰ Oما ودعک ربک وما قلیٰO وللاخرۃ خیر لک من الاولیٰO

ترجمہ: قسم ہے دھوپ چڑھتے وقت کی اور رات کی جب چھا جائے ، نہ رخصت کردیا تجھ کو تیرے رب نے اور نہ بیزار ہوا اور البتہ پچھلی بہتر ہے تجھ کو پہلی سے۔

اما ترمذیؒ نے حضرت جندبؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک انگلی زخمی ہوگئی اس سے خون جاری ہوا تو آپؐ نے فرمایا ان انت الا ا صبع د میت ☆ وفی سبیل اللہ مالقیت یعنی تو ایک انگلی ہی تو ہے، جو خون آلودہ ہوگئی اور جو کچھ تکلیف تجھے پہنچی وہ اللہ کی راہ میں ہے (اس لئے کیا غم ہے) حضرت جندبؓ نے یہ واقعہ ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس واقعہ کے بعد (کچھ روز) جبرئیل امین کوئی وحی لے کر نہیں آئے تو مشرکین مکہ نے یہ طعنہ دینا شروع کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے خدا نے چھوڑ دیا اور ناراض ہوگیا۔اس پر یہ سورہ والضحی نازل ہوئی۔ اللہ نے اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم برابر نعمت وحی سے مشرف رہیں گے اور یہ شرف وکرامت آپ کیلئے دنیا سے بدرجہا بہتر ہے۔چنانچہ آگے کی آیتوں میں ان بعض نعمتوں کا تذکرہ ہے جو خدا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر فرمایا بلکہ سورۃ الضحیٰ سے قرآن کریم کے آخر تک اکثر سورتوں میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا کے خاص انعامات اور آپؐ کے مخصوص فضائل کا ذکر ہے۔(معارف القرآن: ج:۸/ص:۷۶۶)

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ھیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی پینے کو نہ دیتا (ترمذی) حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ھیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنی دنیا سے محبت کریگا، وہ اپنی آخرت کا ضرر کریگا اور جو شخص اپنی آخرت سے محبت کریگا وہ اپنی دنیا کا ضرر کریگا، سوتم باقی رہنے والی چیز (آخرت کو) فانی چیز (دنیا) پر ترجیح دو (رواہ احمد) البتہ اگر اللہ کسی کو بڑائی اور دولت دے وہ اس کو دین کے کام میں استعمال کرے تو وہ اللہ کا انعام ہے چنانچہ بعضے انبیاء مثلاً (داؤد وسلیمان) علیھم الصلوۃ والسلام کو خدا نے سلطنت عطا فرمائی۔حضرت یوسفؑ کو مصر کے خزانوں پر اختیار عطا فرمایا۔لیکن باوجود جائز ہونے کے پھر بھی اس میں خطرہ ہے۔(حیات المسلمین از حضرت حکیم الامت تھانویؒ)

درسِ حدیث

نجات کے لئے تین کام

مولانا ملک محمد حسین صاحب استاذ مدرسۂ مفتاح العلوم میل وشارم

عن عقبة بن عامرؓ قال قلت یا رسول الله ﷺ ما النجاة ؟قال املک علیک لسانک ولیسعک بیتک وابک علی خطیئتک (رواہ الترمذی ۲۴۰۶)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سوال کیا کہ نجات کا کیا راستہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی زبان کو قابو میں رکھو، تمہارا گھر تمہارے لئے کافی ہوجائے (بلاضرورت اپنے گھر سے نہ نکلو) اور اپنی خطاؤں پر روتے رہو۔

سوال کا منشا: فرائض وواجبات کی پابندی کے بعد کن چیزوں کے اہتمام سے آخرت میں عذاب جہنم سے نجات ہوجائے اور اللہ تعالیٰ اپنی رضامندی عطا فرمادیں اور جنت میں داخلہ فرمادیں۔

تین اہم نصیحتیں

(۱) اپنی زبان کو قابو میں رکھنا (۲) بلاضرورت گھر سے نہ نکلنا (۳) اپنی خطاؤں پر رونا

(۱) اپنی زبان کو قابو میں رکھنا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں زبان جیسی بڑی نعمت سے نوازا اور ہم سے صرف اس بات کا مطالبہ کیا کہ ہم اسکو صحیح استعمال کریں اور غلط استعمال سے بچائیں۔

زبان کے غلط استعمال کے نقصانات:

(۱) جھگڑے، فسادات اور اختلافات زیادہ تر زبان ہی کے بیجا اور غلط استعمال کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

(۲) بڑے بڑے گناہ آدمیوں سے بکثرت سرزد ہوتے ہیں ان کا تعلق بھی اکثر زبان ہی سے ہوتا ہے مثلاً جھوٹ، غیبت، چغلخوری وغیرہ۔

(۳) زبان ہی کی بے احتیاطی کی وجہ سے اکثر لوگ جہنم میں ڈالے جائینگے۔

زبان کے صحیح استعمال اور اسکے فوائد:

(۱) قرآن کی تلاوت کرنا (۲) زبان کو اللہ کے ذکر سے تر رکھنا چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے اللہ کا ذکر کرنا

(۳) دوسروں کو دعوت دینا اور دین سکھانا (۴) زبان کی حفاظت کی ذمہ داری پر جنت کی ذمہ داری لی گئی ہے۔

(۲) بلاضرورت گھر سے نہ نکلنا: اپنا زیادہ وقت گھر میں گذارے بلاوجہ گھر سے نکلے تو باہر کے فتنوں میں مبتلا ہوجانے کا اندیشہ ہے اور لوگوں سے کثرت اختلاط کی وجہ سے زبان کی بھی بے احتیاطی ہوسکتی ہے اور اگر بلاضرورت بازار جائے تو بدنظری وغیرہ گناہوں میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے بلاضرورت گھر سے نہ نکلا جائے

(۳) اپنی خطاؤں پر رونا: اگر کوئی گناہ یا غلطی تم سے سرزد ہوجائے تو اس پر دل سے نادم ہوکر اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ واستغفار کرے کہ یااللہ! مجھ سے غلطی ہوگئی ،آپ معاف فرمادیں۔

ہمارے لئے حدیث کا پیغام:

جہنم کے عذاب سے نجات پاکر جنت میں داخل ہونا یہ ہر مومن کی خواہش اور تمنا ہوتی ہے اب دیکھنا یہ ھیکہ اس تمنا کی تکمیل کے لئے ان باتوں کا کتنا اہتمام کرتے ہیں۔اس لئے کہ صرف تمنا سے کچھ نہیں ہوتا۔

اسلام کے مشہور پانچ شعبے

حافظ محمد شمویل صاحب وشارمی
امام مسجد یتیم خانہ و مدرس مدرسۂ امدادیہ، میل وشارم

اسلام ایک مکمل نظامِ زندگی ہے اس میں جہاں دل و جان سے ایک اللہ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت وختم نبوت اور یوم آخرت پر ایمان لانے کا حکم ہے۔وہیں پنچ وقتہ نمازوں کے اہتمام ،رمضان کے روزوں کی پابندی، زکوۃ کی ادائیگی اور حج کرنے کا مطالبہ ہے۔ساتھ ہی ساتھ تجارتی لین دین میں امانت داری و سچائی اختیار کرنے کا حکم دھوکہ دینے اور جھوٹ بولنے سے بچنے کی تعلیم ہے۔نیز اپنے اخلاق وکردار کو سنوارنے کی بھی تلقین وتعلیم دی گئی ہے۔اسی لئے دین کے مشہور پانچ شعبے ہیں:

ایمانیات عبادات معاملات معاشرت اخلاقیات

کامل ومکمل مسلمان وہی ہے جسکی پوری زندگی شریعت کے مطابق گذرے،اگر کوئی انسان دین کے کسی شعبے میں اسلامی احکام پر عمل نہیں کرتا ہے۔وہ کامل مؤمن نہیں ہوسکتا۔ایک شخص ہے جس کا عقیدہ تو درست ہے، عبادتیں بھی خوب کرتا ہے مگر لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے وعدہ خلافی کرتا ہے اور اس کے اخلاق گندے ہیں تو ایسا شخص اللہ کے نزدیک پسندیدہ اور کامل نہیں ہوسکتا۔

لہذا ہمیں عقائد وعبادات کے ساتھ ساتھ معاملات ،معاشرت اور اخلاقیات وغیرہ کی زندگی کے تمام شعبوں کو اسلام کے سانچے میں ڈھال دینا چاہئے۔اسی میں ہماری کامیابی اور نجات ہے اور اسی پر پاکیزہ زندگی اور بے حساب روزی کا وعدہ اور جنت میں داخلہ اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا ذریعہ ہوگا۔

فقہ

دینی مسائل معلوم کیجئے۔

از مفتی عبدالحمید صاحب

س: کیا انجکشن لگانے سے وضو ٹوٹ جائیگا؟

ج: انجکشن لگانے سے اگر سوئی کے اندر خون نہیں آیا تو وضو نہیں ٹوٹتا اور اگر سوئی میں بہہ پڑنے کی مقدار خون آجائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

س: کیا بچہ کو دودھ پلانے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

ج: بچہ کو دودھ پلانے کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹتا کیونکہ اس سے کوئی نجاست خارج نہیں ہوتی

س: مذی، ودی اور منی کا کیا حکم ہے؟ کیا ان سے غسل فرض ہو جاتا ہے؟

ج: مذی (شہوت کے وقت پیشاب کے راستہ سے نکلنے والا سفید مادہ) اور ودی (پیشاب کے بعد کبھی کبھار نکلنے والا سفید مادہ) کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ کپڑوں میں لگ جائے تو دھونا ضروری ہے۔ مگر منی (جس کو کوشش کے باوجود بھی نہ روک سکے اور اسکے نکلنے کے بعد طبیعت میں کمزوری آئے) کے نکلنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ چاہے مرد ہو یا عورت۔

س: اپنا ننگا بدن دیکھ لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

ج: بدن کا تھوڑا حصہ کھل جانے سے یا پورا بدن ننگا ہو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

س: پیشاب کے قطرے یا استحاضہ کے خون کے قطرے مسلسل نکلتے رہے تو وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

ج: اگر کسی کو پیشاب یا استحاضہ کا قطرہ آتا رہتا ہے مگر اتنا وقت چھٹکارا مل جاتا ہے کہ طہارت کے ساتھ نماز ادا کر سکے تو وہ معذور نہیں ہے۔ قطروں کے رکنے کا انتظار کرے اور وضو کر کے نماز پڑھے اگر قطرہ اتنا آتا رہتا ہے کہ طہارت کے ساتھ اس وقت کی نماز بھی نہیں پڑھ سکتی تو وہ معذور ہے ایک ہی وضو سے فرض، واجب، سنت جو چاہے نماز پڑھ لے جب تک نماز کا وقت ہے قطرہ نکلنے سے بھی وضو نہیں ٹوٹے گا دوسری وضو کو توڑنے والی چیزوں سے وضو ٹوٹ جائیگا

الدر المختار

عقیدہ

ختم نبوت

از: مولانا محمد نوید صاحب
استاذ مدرسۃ مفتاح العلوم

قرآن پاک میں جہاں کہیں بھی انسانوں کیلئے نبوت اور وحی کو ماننے کا حکم دیا گیا ہے وہاں صرف پہلے انبیاء کی نبوت اور وحی کو ماننے کا حکم ہی دیا گیا ہے۔

آئندہ (آگے) آنے والے نبی کو ماننے کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔ جیسا کہ متقین کی صفت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبا الاخرۃ ھم یوقنون** (سورۃ البقرۃ) ترجمہ: وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں جو تجھ پر نازل کی گئی اس پر اور جو تجھ سے پہلے نازل ہوئی اس پر اور قیامت پر وہ ایمان رکھتے ہیں۔

اسمیں غور کیجئے کہ متقی ان لوگوں کو کہا گیا ہے جو پچھلی کتابوں پر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب پر ایمان لائے ہوں۔ یہ نہیں کہا گیا کہ آگے آنے والے وحی پر ایمان رکھتے ہیں تو پتہ چلا کہ نبوت کا سلسلہ یہاں ختم ہو چکا ہے۔ اگر یہ سلسلہ باقی رہتا تو اس کا ذکر یہاں ہوتا۔

اسطرح قرآن پاک میں تقریباً سو 100 آیات ہیں۔ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر دلالت کرتی ہیں۔

اصلاح معاشرہ

متوجہ ہوں

غفلت : آج کل قرآن کریم کی تلاوت سے بہت غفلت برتی جاتی ہے عورتیں بھی غافل ہیں اور مرد بھی۔

علاج : عورتیں تو صرف عدیم الفرصتی (وقت نہ ملنے) کا عذر نکال رکھا ہے اور یہ سراسر غلط ہے۔ اصل بات یہ ھیکہ آخرت سے غفلت ہے، ثواب سے بے رغبتی ہے۔ اگر خاوند دلھن سے یہ کہہ دے کہ قرآن کریم شریف پڑھا کرو ہر تیس پاروں پر ایک زیور لے کر دوں گا تو سب عورتیں حافظ قرآن ہو جائیں اور سب حیلے ختم ہو جائیں۔

تاریخ

ماضی کی یاد تازہ کریں

مولانا محمد تنزیل صاحب مظاہری

حضرت ابراہیمؑ کی پیدائش حضرت عیسیٰؑ سے دو ہزار سال قبل عراق میں ہوئی۔ وہ ایک عظیم پیغمبر اور ہادی و رہنما تھے قرآن کریم میں ۶۹ جگہ ان کا تذکرہ آیا ہے اور مکی و مدنی دونوں طرح کی سورتوں میں انہیں ''دین حنیفی'' کا داعی حضرت اسماعیلؑ کے والد بقولہ تعالیٰ ''قال یا بت افعل ما تؤ مر'' (سورۃ الصفت:۱۰۲) عرب کے جد امجد بقولہ '' ومن اٰبائهم و ذریاتهم و اخوانهم'' سورۃ الانعام:۸۷) بیت اللہ شریف کی تعمیر کرنے والا اور عرب قوم کا ہادی و پیغمبر بتایا گیا ہے۔ جیسے اللہ کا فرمان ''ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امة مسلمة لک'' سورۃ البقرۃ:۱۲۸) اللہ تعالیٰ نے انہیں خاص رحمت و برکت اور فضیلت سے نوازا تھا ان کے بعد آنے والے سارے انبیاء انہیں نسل میں پیدا ہوئے، اسی وجہ سے وہ ''ابوالانبیاء'' کے لقب سے مشہور ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبوت و رسالت کے ساتھ مال و دولت بھی عطا کیا تھا سخاوت و دریا دلی اور مہمان نوازی میں بہت مشہور تھے اس کے ساتھ ہی صبر و تحمل، اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل اعتماد و بھروسہ اور لوگوں پر شفقت و مہربانی انکی خاص صفت تھی لیکن ابراہیمؑ کی قوم کی حالت کی طرف نظر ڈالیں تو یہ تھیں کہ حضرت ابراہیمؑ نے جس خاندان اور ماحول میں آنکھیں کھولی، اس میں شرک و بت پرستی اور ضلالت و گمراہی بالکل عام تھی سارے لوگ بتوں کی پوجا کرتے اور چاند، سورج اور ستاروں کو اپنی حاجت و ضرورت پوری کرنے کا ذریعہ سمجھتے ہر ایک نے اللہ تعالیٰ کی طاقت و قدرت اور وحدانیت کو بھول کر بے شمار چیزوں کو اپنا معبود بنالیا تھا خود حضرت ابراہیمؑ کے والد اپنے قوم کے مختلف قوم کے قبیلوں کے لئے لکڑیوں کے بت بناتے اور لوگوں کے ہاتھوں فروخت کرتے اور ان سے عقیدت و محبت کا اظہار کرتے تھے۔ ایسی جہالت و گمراہی اور حق و صداقت سے محروم ماحول میں حضرت ابراہیمؑ نے توحید کی آواز لگائی اور لوگوں کو سمجھایا۔ مگر کسی نے آپ کی دعوت کو تسلیم نہیں کیا اور سختی کے ساتھ انکار کرنے لگے

(انشاء اللہ اگلے شمارہ میں حضرت ابراہیمؑ کی دعوت اور قوم کا ردعمل بیان کیا جائیگا)

بچوں کا صفحہ

اورنگ زیب عالمگیرؒ اور شیواجی

از مدیر

جب اورنگ زیب عالمگیرؒ کی لڑائی شیواجی سے ہوئی تو انہوں نے اسکا محاصرہ کرلیا وہ قلعہ میں بند تھا۔ اتفاق سے اس کے پاس راشن ختم ہوگیا (محاصرہ کے سبب کوئی راستہ راشن لانے کا نہیں تھا اس لئے اسنے اپنی ماں سے مشورہ لیا کہ کیا کرنا چاہئے۔ اسکی ماں نے جواب دیا کہ عالمگیر سے مشورہ کرلے۔ اس نے کہا کہ عالمگیر تو میرے خون کا پیاسا ہے، اس سے کیسے مشورہ کروں۔ والدہ نے کہا یہ تو صحیح ہے لیکن وہ اپنے مذہب کا پختہ ہے اور اس کے مذہب میں یہ ہے کہ جب کوئی مشورہ لے تو صحیح مشورہ دینا چاہئے۔ اس لئے وہ صحیح مشورہ دیگا۔

اس پر اس نے قلع پر جھنڈی دکھلائی جس سے اشارہ تھا کہ میں ایک مشورہ لینا چاہتا ہوں، اس کے بعد اس نے کہا کہ میرے پاس راشن ختم ہوگیا ہے میں کیا کروں، میرے پاس کوئی راستہ نہیں ہے کہ جس سے راشن لایا جاسکے۔ اورنگ زیبؒ نے جواب دیا کہ مصالحت کرکے جنگ بندی کردو اور زمانۂ مصالحت میں انتظام کرلو، اس کے بعد جنگ کرنا۔ اس نے پوچھا کتنی مہلت دے سکتے ہو؟ جواب دیا کہ دس برس کی۔ اس کو حیرت ہوئی اور اسنے صلح کرلی، اورنگ زیب نے اپنی فوج ہٹالی۔ اورنگ زیب سے کسی نے پوچھا کہ دس سال کی مہلت کیوں۔ جواب دیا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر کافروں کی حضور اقدس ﷺ سے دس سال کے لیے ہی مصالحت ہوئی تھی اور کامیابی اتباع سنت ہی میں ہے، اس لئے میں نے دس سال کے لئے مصالحت کی ہے۔ شیواجی نے دس سال سے پہلے غداری کردی، تب اس کے ساتھ لڑائی ہوئی، جس میں وہ گرفتار ہوکر دلی لایا گیا (اس کے باوجود) اورنگ زیب عالمگیرؒ نے اس کو قتل نہیں کیا۔ (ملفوظات فقیہ الامت: ۱/۷۶)

حاکمانہ طرز اختیار نہ کیا جائے۔

حضرت اقدس عارف باللہ قاری امیر حسن صاحبؒ نے فرمایا: ایک بزرگ تھے وہ کھانے سے فارغ ہو کر کہتے، دستر خوان اٹھوالیجئے۔ حالانکہ ان کے گھر میں اور کوئی دوسرا نہیں تھا، بلکہ صرف وہ تھے اور ان کی اہلیہ تھیں۔ یہ نہیں کہتے کہ دستر خوان اٹھالیجئے۔ حاکمانہ طرز اختیار نہ کرے وہی بات کوئی نرمی اور محبت سے سمجھائے وہی بات کوئی دوسری طرح سمجھائے۔ فرق پڑتا ہے۔ جیسے کوئی کہے ''آؤ پیٹ بھرلو'' اور کوئی کہے کہ ''آئیے جناب نوش فرمائیے'' بات ایک ہی ہے مگر عنوان میں فرق ہے۔ صاحبو عنوان کا اثر پڑتا ہے۔ (کلمات صدق وعدل: ۵۶)

اسلامی کوئیز

پروفیسر محمد ہاشم صاحب، سی عبدالحکیم کالج، میل وشارم

(۱) قرآن کی پہلی نازل ہونے والی آیت کونسی ہے؟

(۲) قرآن کی آخری نازل ہونے والی آیت کونسی ہے؟ اور کب نازل ہوئی؟

(۳) قرآن میں کل کتنی مکی اور کتنی مدنی سورتیں ہیں؟

(۴) قرآن کی دوسری بڑی سورت کونسی ہے؟

جواب کے لئے اگلہ شمارہ کا انتظار کریں

زندگی کیا ہے

☆ زندگی ایک جلتا چراغ ہے جو ایک دن بجھ جائیگا۔ ☆ زندگی ایک پھول ہے اور محبت اسکی خوشبو ہے۔

☆ زندگی ایک ایسی شمع ہے جو ہوا میں رکھی ہوئی ہے۔ ☆ زندگی ایک تحفہ ہے جو بہت جلد چھینا جائیگا۔

☆ زندگی ایک زیور ہے جو بہت جلد چوری ہو جانے والی ہے۔ ☆ زندگی کی بنیاد اعتماد پر رکھی جاتی ہے۔

☆ زندگی سمندر کی ایک لہر ہے جو بہت جلد مٹ جانیوالا ہے۔

☆ زندگی کے ہر ایک قدم پر پھول بکھرتے جاؤ ایک دن باغ بنالو گے۔

اعلانات

روزمرہ کے پیش آنے والے دینی مسائل کے حل کے لئے قارئین ''ماہنامہ الامیر'' کے پتہ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ اگلے شمارہ میں اسکا تسلی بخش اور مستند جواب دیا جائیگا

حج کے فارموں کو جمع کرنے کی آخری تاریخ 08.02.2016 کو ہے لہذا امسال حج کی خواہش رکھنے والے جلد از جلد اپنا فارم بھر کر کے جمع کر دیں۔

EDITORIAL

By Hazrat Aqdas Mufti Abul Hasan Sb Qasimi Db
Translate by : Prof Md Hashim Sahib

At times of scarcity of intellectuals we must be thankful to Allah for raising a few individuals in our society who wish and give importance to the need of seeking religious knowledge. With the help of these enlightened personalities, this illuminating source of knowledge called Al-Ameer is in the hands of public. The response it has received so far is heart-warming and above all the expectations, which in turn has strengthen our efforts to go forth in our work and hope Allah will guide us. On the other hand, we must not neglect those increasing number of members of our society to whom seeking knowledge of Deen from the learned and scholars of Islam (Ulama) is a thing of shyness and awkwardness. This same group of society feel proud to learn and seek knowledge from the tools provided by enemies of Islam such as the lewd Television, Internet etc., wherein the contents provided are composed of both truth and lies which makes it difficult to differentiate between the factual and fabricated information. Those who spread untrue information about Islam via these medium don't have any intellectual stand amongst the scholars and the learned Ulama. One is not aware about the source of their knowledge like their school of graduation, their mentors and whether their life is pious or not. Although Allah has ordered us in the matter of seeking knowledge of Deen as "So ask the people of the message if you do not know" (16:43) Since seeking knowledge is part of Deen, one cannot seek it from anyone. Hazrat Anas (رض)narrates that "This knowledge is your Deen, so first verify from whom you are learning it". Hazrat Abdullah ibn Mubaarak (رح) has said "Sanad (Chain of Transmission) is part of Deen. If there was no tradition of Sanad, then anyone could have added whatever they desired in this Deen" .

Therefore we should make a detailed enquiry before we learn the religious knowledge from anyone, whether the one from whom we are learning is pious or not and whether he has learned and gained that knowledge from his mentors whose educational lineage reaches up to Prophet Mohammed (ص) . Otherwise it could lead to path of astray and disbelief. .

The Islamic channels and programs about Islam which are being telecast on TV and internet mostly belong to Qadiyanis', who have been declared as disbelievers unanimously by all the scholars of Islam. There are so many Muslims among us who trust these programs on TV and internet and believe that it is the real Deen, they start practicing on such things due to which they have fallen into the pit of ignorance, disgrace and disbelief. May Allah protect us.

MASAIL

Mufti Abdul Hameed Sahib
Translate by : Prof Sajid Akram Sahib

Q. Does ablution (wudu) gets invalidated by application of injection?
A. If blood doesn't pass through the needle of the syringe, then ablution is valid and if blood gets passed from body into the injection, then ablution is nullified.

Q. Does ablution gets nullified by feeding milk to a baby?
A. Feeding milk to a baby doesn't invalidate the ablution as nothing unclean is discharged from the body

Q.What is the saying on mazi, wadi and mani? does Ghusl gets mandatory due to them?
A. Ablution gets invalidated due to release of Mazi(a sort of slow release of fluid during sexual excitement),and wadi (secretion of white fluid after urination, sometimes) and if these soils the clothes, then they should be washed. When Mani(secretion of fluid which cannot be controlled due to sexual excitement, and after its release body gets tired),is secreted, Ghusl is mandatory, irrespective of men and women.

Q. Does the ablution gets nullified by seeing one's own naked body?
A. A part of body or the whole body getting naked doesn't invalidate the ablution.

Q. Does ablution gets nullified due to continuous discharge of drops of urine or drops of blood due to Istihaza?
A. If someone has enough time to pray salat in pure state even if he/she has problem of continuous discharge, then that person will not be considered as an excuse. He/she has to wait for the discharge to stop and perform ablution for salat. If the discharge is so continuous that he/she cannot perform even one time of salat then it's an excuse. He/she can perform the farz, wajib and sunnah salat with a single wudu, even if the discharge occurs during the time of praying, wudu remains valid. Though, the other factors which nullify ablution stands valid.

فی پرچہ: 6/-
سالانہ زرتعاون 70/-